سوال

میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے اور اب وہ اس شرط پر رجوع کرنا چاہتا ہے کہ میں سارے سامان سے دستبردار ہوجاؤں، ابھی میری شادی کو صرف چار ماہ ہی ہوئے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب

الحمدللہ :

اول :

مہر بیوی کا ذاتی حق ہے چاہے مہر نقدی کی شکل میں ہو یا سونے کی شکل میں، یا پھر گھریلو سامان کی شکل میں جیسا کہ بعض ممالک اور علاقوں میں رواج پایا جاتا ہے

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (2378) کے جواب کا مطالعہ کریں

دوم :

اگر کوئی شخص بیوی کو طلاق دینے کے بعد رجوع کرنا چاہتا ہے تو اس کی دو حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

عدت ختم ہونے کے بعد رجوع کرے، اس حالت میں نیا نکاح کرنا ضروری ہے جو مکمل شروط وارکان کے ساتھ ہوگا یعنی اس میں ولی کی موجودگی اور دو گواہ اور مہر کے علاوہ بیوی اور اس کے ولی کی رضامندی ضروری ہے

دوسری حالت :

عدت کے اندر رجوع کیا جائے، اس حالت میں عقد نکاح اور مہر کی ضرورت نہیں، اور نہ ہی بیوی اور اس کے ولی کی رضامندی کی ضرورت ہے، بلکہ خاوند گواہوں کی موجودگی میں بیوی سے رجوع کرسکتا ہے چاہے بیوی کو علم بھی نہ ہو

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (75027) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

سوم :

اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے اور بیوی کا اس پر مہر مؤخر قرض ہو یا پھر بیوی کا سامان کی شکل میں مہر قرض ہو اور وہ بیوی سے اس شرط پر رجوع کرنا چاہے کہ وہ اپنے اس مہر سے راضی و خوشی دستبردار ہوجائے تو یہ رجوع صحیح ہے؛ بیوی کو اپنے حق سے دستبردار ہونے کا حق حاصل ہے اگر وہ اس سے دستبردار ہوجاتی ہے تو اس میں کوئی مانع نہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مسلمان اپنی شرطوں پر (قائم رہتے) ہیں "

سنن ابوداود حدیث نمبر (3594) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

بعض اوقات عورت یہ سمجھتی اور دیکھتی ہے کہ خاوند کے ساتھ رہنا طلاق حاصل کرنے سے بہتر ہے، اس لیے وہ اپنے کسی حق سے صرف اس لیے دستبردار ہوجاتی ہے کہ خاوند اسے اپنے ساتھ ہی رکھے اور طلاق نہ دے تو یہ صحیح ہے

اسی کے متعلق اللہ عزوجل کا درج ذیل فرمان نازل ہوا ہے :

اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے کسی قسم کی زیادتی یا بے رخی کا ڈر رکھتی ہو تو دونوں پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں کسی طرح کی صلح کرلیں، اور صلح بہتر ہے النساء (128).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

" یہ وہ عورت ہے جو اپنے خاوند کے پاس ہو اور خاوند اس کے پاس زیادہ نہ جانا چاہتا ہو اور اسے طلاق دے کر کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہے، تو وہ عورت خاوند کو کہے : تم مجھے طلاق مت دو اور اپنے نکاح میں ہی رکھو، اور دوسری عورت سے شادی بھی کرلو، اور میری باری اور نفقہ سے تم آزاد ہو، تو اسی کے متعلق اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

تو ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں کوئی صلح کرلیں، اور صلح بہت بہتر ہے .

صحیح بخاری حدیث نمبر (5206).

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

150617